سوال

(257) تہجد اور فجر کی اذان کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہجد اور فجر کی اذان کا وقفہ کتنا ہونا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرع میں تہجد کی اذان کا کوئی ثبوت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے مختلف اوقات میں تہجد پڑھتے تھے۔ (صحیح البخاری، بَابُ: قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اللَّیلَ حَتَّی تَرِمَ قَدَمَاہُ، رقم: ۱۱۳۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

'وَکَانَ لَاتَشَاءُ أَن تَرَاہُ مِنَ اللَّیلِ مُصَلِّیًا إِلَّا رَأَیتَہُ، وَلَانَائِمًا إِلَّا رَأَیتَہُ' صحیح البخاری، بَابُ قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیلِ مِن نَومِہِ، وَمَا نُسِخَ مِن قِیَامِ اللَّیلِ، رقم: ۱۱۴۱

''تم جب بھی چاہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہو، سوئے ہوئے بھی دیکھ سکتے تھے۔''

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

'مَا أَلفَاہُ السَّحَرُ عِندِی إِلَّا نَائِمًا، تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم' صحیح البخاری، بَابُ مَن نَامَ عِندَ السَّحَرِ، رقم: ۱۱۳۳

یہ احادیث اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ نمازِ تہجد کا کوئی وقت متعین نہیں۔ چنانچہ اسی سے معلوم ہوا کہ تہجد کے لیے اذان بھی نہیں۔ جہاں تک بلالی اذان کا تعلق ہے، سو حدیث میں اس کے دو مقصد بیان ہوئے ہیں:

۱۔ تہجد گزار تہجد ختم کر دیں: 'لِیَرجِعَ قَائِمَکُم'

۲۔ اور سوئے ہوئے بیدار ہو جائیں 'وَلِیُنَبِّہَ نَائِمَکُم' صحیح البخاری، بَابُ الأَذَانِ قَبلَ الفَجرِ، رقم: ۶۲۱

اس کے علاوہ تیسرا کوئی مقصد نہیں۔

دونوں اذانوں میں وقفہ کے بارے میں سنن نسائی میں ہے :

’اِنَّہٗ لَم یَکُن بَینَھُمَا اِلاَّ أَن یَنزِلَ ہٰذَا وَیَصعَدَ ہٰذَا‘سنن النسائی ، ہَل یُؤَذِّنَانِ جَمِیعًا أَو فُرَادَی ، رقم : ۶۳۹

یعنی دونوں میں بہت کم وقفہ ہوتا تھا ، اس کو مبالغے پر محمول کیا جائے تو قریبا بیس پچیس منٹ بنتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:240

محدث فتویٰ